

# میشاق مدینہ کی اہم شرائط اور انکے اثرات بیان کریں۔

## تعارف: میثاق کا معنی و مفہوم:

میشاق مدینہ دنیا کا سب سے پہلا سیاسی اور سماجی معاہدہ ہے۔ حضرت محمدؐ نے ہجرت مدینہ کے بعد یہاں کی آبادی (خصوصاً یہودی) کے ساتھ ایک تحریری معاہدہ کیا جو "میشاق مدینہ" کے نام سے جانا گیا۔ بعض مورخین میگنا کارٹا کو پہلا بین الاقوامی معاہدہ قرار دیتے ہیں جبکہ میثاق مدینہ 622ء میں ہوا اور میگنا کارٹا 1215ء میں انجام پایا۔ اس حساب سے یہ دنیا کا پہلا بین الاقوامی معاہدہ ہے۔

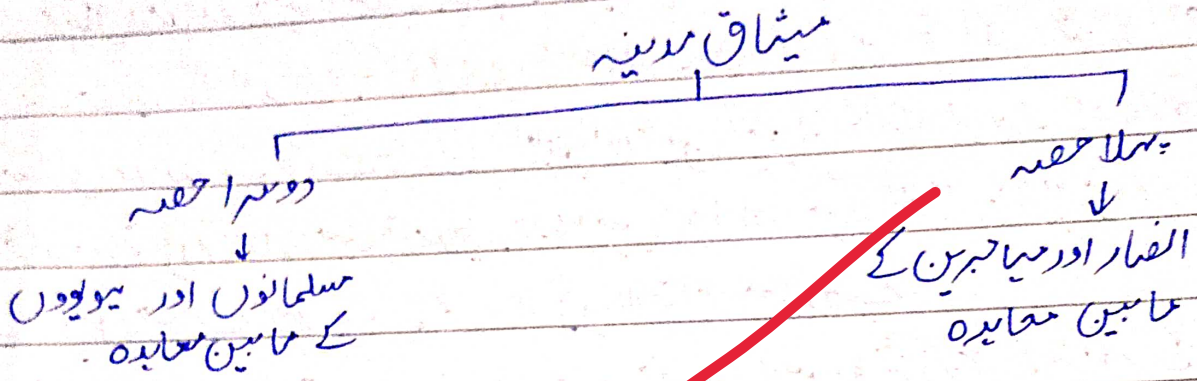
اس معاہدے کا مقصد مدینہ کے یہود خصوصاً اوس و خزرج کے قبائل کے درمیان <sup>نسل در نسل</sup> نسلاً در نسل چلتی چیتقلش کو ختم کرنا اور انصار و مہاجرین کے علاوہ پورے مدینہ میں امن اور تعاون کو فروغ دینا تھا۔ اس معاہدے کی رو سے عوام کی مذہبی آزادی یقینی بنائی گئی جس سے لے پایا کہ خواہ مسلم ہو یا غیر مسلم سب کو تمام معاملات میں برابر شراکت اور نمائندگی دی جائے گی۔ دستاویز کا دستاویزہ کہتا ہے:

"یہ محمد بن عبد اللہ کا معاہدہ ہے جو کہ ملکی اور مدنی مسلمانوں کے امور کو چلانے کا اور جو بھی اس معاہدے میں شریک ہو گا وہ امت واحد کا حصہ ہو گا۔"

میشاق مدینہ میں 53 دفعات شامل تھے۔ اس کی سب سے اہم خصوصیت یہ تھی کہ آنحضرتؐ نے یہود سے اپنی قیادت تسلیم کروائی۔ جو کہ صدیوں سے مدینہ کی قیادت کرتے چلے آ رہے تھے۔ اس معاہدے کی بدولت مدینہ کو حرم کا درجہ دیا گیا جہاں کسی بھی قسم کا خون بہانا ممنوع تھا اور اسلام کے بنیادی اصول جیسا کہ رواداری، تکثیریت، مذاہرات اور توحید پر عمل درآمد کیا گیا۔ میثاق مدینہ کی شرائط کو ایسے ترتیب دیا گیا کہ نہ صرف یہودی انصار و مہاجرین میں بھائی چارہ پیدا ہوا بلکہ یہودی قبائل بھی امن اور سلامتی سے معاملات کو سلجھانے پر قویت دینے لگے اور اندرونی انتشار اور گھبرائلی سے مدینہ کو چھٹکارا مل گیا۔

# ميثاقِ مدینہ کی اہم شرائط

ميثاقِ مدینہ دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے ۔



مخوالہ الوثائق السیاسة ڈاکٹر حمید اللہ فرماتے ہیں کہ اس وقت متعدد ضروری مسائل کی فوری طور پر حل طلب تھے۔

- (1) اپنے اور مقامی باشندوں کے حقوق و فرائض کا اظہار
- (2) مہاجرین مکہ کے توطن اور گزر بسر کا انتظام
- (3) مشرکے غیر مسلموں، عربوں اور خصوصاً یہودیوں سے سمجھوتہ
- (4) مشرک کی سیاسی تنظیم اور فوجی قوت کا اہتمام
- (5) قریش مکہ سے مہاجرین کو پہنچے ہوئے جانی و مالی نقصانات کا ازالہ۔

مندرجہ بالا مسائل کو حل کرنے کے لیے ميثاقِ مدینہ کا معاہدہ ہوا جس کے اہم نکات درج ذیل دو حصوں میں بیان کیے گئے ہیں۔

## (۱) الفار و مہاجرین کے مابین معاہدہ کی شرائط

پہلے حصے کا تعلق الفار و مہاجرین یعنی اہل ایمان سے ہے۔ معاہدہ کے نکات درج ذیل ہیں۔

- 1- یہ حکم نامہ نبی اور اللہ کے رسول کا قریش اور اہل یثرب میں سے اہل ایمان اور ان لوگوں کے مابین ہے جو ان کے تابع ہوں اور ان کے ساتھ مسائل ہو جائیں اور ان کے ہمراہ جنگ میں حصہ لیں۔

قریش سے ہجرت کر کے آنے والے اپنے قبیلے کے ذمہ دار ہوں گے اور اپنے خون بہا باہم مل کر دیا کریں گے۔ اپنے یاں کے قبیلے خود فدیہ دے کر تھپڑاڑے گا تاکہ نذر ایمان والوں کا باہمی لبرتاؤ بخیر نیکی اور انصاف کا ہو۔

3- تمام مسلمان اپنے آپ کو رضا کار سمجھیں۔

4- مسلمان آپس میں امن و اتحاد رکھیں گے تو کہ اسلام کی بنیاد یہ ہے۔

3- مسلمانوں کے مختلف عناصر کو حقوق و فرائض کے لحاظ سے مساوی سمجھا جائے گا۔

6- فوجی خدمت سب کے لیے ضروری ہوگی۔

7- تمام مہاجرین کو تمام معاملات میں ایک قبیلے کی حیثیت دی گئی جبکہ اس منشور کی روشنی میں انصار کے قبائل کو اسی شکل میں تسلیم کیا گیا۔

8- قریش مکہ کو پناہ نہیں دی جائے گی۔

9- تمام معاملات کے لیے اور آپس میں اختلافات کے لیے حضرت محمد کا فیصلہ قطعاً ہوگا۔

10- ایمان والوں کے ہاتھ ہر اس شخص کے خلاف اٹھیں گے جو ان میں سے سرکشی کرے

یا استحقاق بالجبر کرنا چاہے یا گناہ کرے یا ایمان والوں کے درمیان مناد پھیلانا چاہے۔

11- ایمان والے باہم اس چیز کا انتقام لیں گے جو کوئی ان میں کسی کا خون کرے۔

12- اور جو شخص کسی مومن کو قتل کرے اور ثابت ہو جائے تو اس سے قصاص لیا جائے گا۔

جنر ایجنٹ کہ مقتول کا ولی خون بہا لیراہنی ہو جائے۔

(ب) اہل ایمان اور یہودیوں کے مابین معاہدہ

میشاق مدینہ کا معاہدہ اہل ایمان اور یہودیوں کے درمیان بھی کئی شرائط رکھتا ہے تاکہ دونوں کے مابین امن اور سکون رہے۔ جس کے اہم نکات مندرجہ ذیل ہیں۔

1- مدینہ میں رہتے ہوئے یہودیوں کو مذہبی آزادی ہوگی۔

2- مدینہ کا دفاع جس طرح مسلمانوں پر لازم ہے اسی طرح یہودی بھی اسے اپنی ذمہ داری سمجھیں۔

3- بیرونی حملے کے وقت مسلمانوں کے ساتھ متحد ہو کر مدینہ کے دفاع میں حصہ لیں گے۔

4- مسلمان کے قتل یا حق لیراگروشا رضامندی سے خون بہا لینے لیر آمادہ نہ ہوں

توقعات کو حلال دے تو اے کیا جائے گا۔

5- محمدی اور ثقافتی معاملات میں یہودیوں کو مسلمانوں کے برابر حقوق حاصل ہونگے۔  
6- یہودی اور مسلمان ایک دوسرے کے لیے حلیف ہوں گے۔ کسی سے لڑائی اور صلح کی صورت میں دونوں ایک دوسرے کا ساتھ دیں گے۔

7- مسلمانوں پر جارحانہ حملے کی صورت میں یہودی مسلمانوں اور یہودیوں پر حملے کی صورت میں مسلمان ان کا ساتھ دیں گے۔

8- قریش یا ان کے حلیف قبائل کی یہودی سردیوں میں کریں گے۔

9- یہودی اور مسلمانوں کے درمیان کسی قسم کا اختلاف ہو تو عدالت حضرت محمدؐ کی ہوگی اور ان کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

10- اسلامی ریاست کے سربراہ حضرت محمدؐ کی ذات ہوگی اور یہودی ہی آپ کی قیادت و سیاست تسلیم کریں گے۔

11- یہودیوں کے اندر ہنی معاملات میں کوئی مداخلت نہیں کرے گا۔

12- شہر مدینہ میں ایک دوسرے فریق کے ساتھ جنگ کرنا حرام ہے۔

ڈاکٹر جان اسپوزیٹو ایک مشہور امریکی عالم ہیں اور نگہاری ہیں جنہوں نے اسلامی تعلیمات، مغربی اور اسلامی معاشرت کے علاوہ مہم دنیا کے موضوعات پر اہم تحقیق کی ہیں۔ وہ فرماتے ہیں:-

”مدینہ کا معاہدہ حضرت محمدؐ کی قیادت میں خصوصیات کی تشریح

کرتی جو کہ مختلف مذاہب والی معاشرت کی پیمائشوں کو

حل کرنے میں مفید رہیں۔ یہ اسلام کی آزادی کی تاکید، سماجی

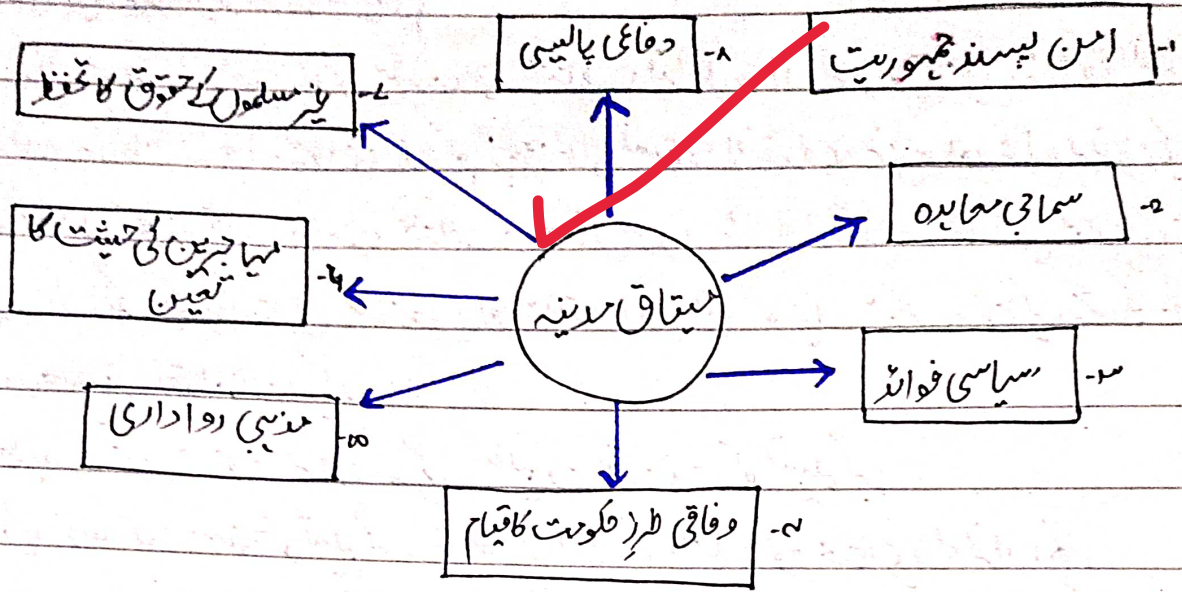
برابری اور مختلف گروہوں کے درمیان امن کی ضرورت کو ظاہر

کرتی ہے۔“

## میشاق مدینہ کے اثرات

1  
میشاق مدینہ نے اہل مدینہ پر بہت سے مثبت اثرات مرتب کیے۔ یہاں تک کہ  
والفجار اور یہودیوں کے مابین اس معاہدے نے بہت سے اندرونی اور بیرونی

مسائل کو نہ صرف حل کیا بلکہ مدینہ کو ایک وفاقی ریاست بنانے میں بھی اہم کردار ادا کیا۔  
 میثاق مدینہ کے چند اہم اثرات مندرجہ ذیل ہیں۔



## 1- امن پسند جمہوریت

میثاق مدینہ کی بدولت مدینہ کے امن پسند جمہوریت میں تبدیل ہو گئی کیونکہ اس میں ایسے طریقے اور گٹے جس کے ذریعے مختلف مذاہب کے لوگوں کے درمیان ہم آہنگی کو فروغ دیا گیا۔ علاوہ ازیں اس میں مذہب، زبان اور ثقافت سے بالاتر ہو کر فیصلے اور اختیارات دیے گئے۔ کیرن آرمسٹرانگ اپنی کتاب *Muhammad: The Prophet of our Time* میں بیان کرتی ہیں: ”قبائلی نظام تباہ ہو چکا تھا جو کسی کی تلاش میں تھا اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے نبی امن قائم کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔“

leave a line space between headings for neatness.

## 2- سماجی معاہدہ

میثاق مدینہ کی بدولت مہجران میں سماجی مساوات اور تحفظ کو یقینی بنایا گیا۔ اس کے ذریعے مواخات قائم کی گئی اور مشترکہ دفاع کا نظام اپنایا گیا۔ مہجران کی مالی حالت کو بہتر کرنے کے لیے قرض اور خون بہا کی ترکیب لاگو کر دی گئی۔

the minimum description under a heading should be 5 lines.

## 3- سیاسی فوائد

اس معاہدے کے ذریعے ایک وفاقی ریاست کا تصور منظر عام پر آیا جس کی رو سے تمام قبائل نے اللہ کے نبی کو اپنا سربراہ جس لیا اور مشترکہ دفاع اور سیاسی استحکام

کو یقینی بنا گیا۔ اسکے ذریعے ایک ریاست قائم ہو گئی جس میں منترکہ شہریت کا تصور اپنایا گیا اور بھائی چارہ اور رواداری کو قائم کیا گیا۔

## ۴۔ وفاقی طرز حکومت کا قیام

مشاق مدینہ کے قتل یورپ شہر مدینہ مختلف قبائل اور گروہوں میں بنا ہوا نیشنل دشمنی اور نفرت کا خاکہ تھا۔ یہودی خود کو اپنی عالی نسبتی، اقلیتی ترقی اور علی برتری کی وجہ سے افضل سمجھتے تھے۔ مغائرتہ مختلف طبقوں میں بنا ہوا تھا۔ حضورؐ کی بہترین حکمت علی نے انکی بکھری ہوئی سوجیوں اور منتشر اذیان کو ایک مرکز پر جمع کیا جس کے تحت آپ نے درج ذیل اقدامات کیے۔

- (i) معاہدے میں موجود ہر فرد کی علیحدہ شناخت کو تسلیم کیا۔
- (ii) ان کے سابقہ دستور کو تسلیم کرتے ہوئے ان کے داخلی خود مختاری برقرار رکھی۔
- (iii) معاہدے میں موجود ہر فرد کو برابر حیثیت دی۔

## ۵۔ مذہبی رواداری

اس معاہدے کی بدولت تمام اقلیتوں، قبائل اور مقام برادریوں کو مذہبی آزادی دی گئی جس کے تحت وہ اپنی مذہبی رسومات کو ادا کر سکیں۔ اسی کی وجہ سے اپنی مدینہ بطور ایک سیاسی تنظیم متحد ہو گئے۔ درحقیقت اس معاہدے سے یہ بات بھی ثابت ہو گئی کہ دین اسلام جبر اور زبردستی کا نہیں بلکہ علی مظاہرے اور امن و سلامتی والا دین ہے۔

سابقہ پڑھ ~~صراحت~~ کا، ~~مغائرتہ~~ کا، امانت کا  
لیا جانے کا کام ~~تجھ~~ سے دینا کی امانت کا

## ۶۔ مہاجرین کی حیثیت کا تعین

مکہ سے ہجرت کر کے آنے والے مسلمان بہت بری حالت میں تھے۔ اپنے گھر، اسباب مال و دولت اور تمام آسائشیں چھوڑ کر مالی حالت میں کمزور اور بے یار و مددگار تھے۔ اس معاہدے کے ذریعے ان کے وجود کو نہ صرف مستقل طور پر تسلیم کیا گیا بلکہ "مواخات مدینہ" کے تحت انصار اور مہاجرین میں بھائی چارا بنا گیا

جس سے مہاترین کو الفجار کے مال و دولت اور کاروبار میں شریک کیا گیا تاکہ وہ مانی تنگ دستی کا شکار نہ ہوں۔ مہاترین کی اس حیثیت کے تسلیم ہونے سے جہاں اس ریاست کو ٹھہرہ کار عسکری قوت مل گئی وہیں عدل و انصاف پر مبنی معاشی نظام کو پروان چڑھانے میں ایک انقلابی مدد ملی۔

add references/examples against your arguments to substantiate them.

## ۷۔ غیر مسلموں کے حقوق کا تحفظ

میں اقر مدینہ میں موجود تمام غیر مسلموں کے حقوق کا خیال رکھا گیا۔ اور انہیں اجازت دی گئی کہ جب تک وہ صحیح اسلام کی تعلیمات سے مکمل طور پر آمادہ نہ ہوں وہ اپنے مذہب پر قائم رہ سکتے ہیں اور اپنے عقیدے کے رسم و رواج کو جاری رکھ سکتے ہیں۔

## ۸۔ دفاعی پالیسی

میں اقر مدینہ کے پیش نظر مدینہ کے یہود اپنی ایمان کا یہ بیرونی خطرے سے بچاؤ کے لیے ساقو دیں گے۔ اس کی بدولت قریش مکہ جو کہ اپنی ایمان کے سب سے بڑے دشمن تھے اور جس کا اثر وہ صحیح غیر سب کے تمام قبائل میں موجود تھا، وہ بھی اپنے کسی ناپاک مقصد اور ارادوں کو یورانہ کر سکے۔ کسی بھی فریق کو عذاری، بغاوت اور ایسے کسی فعل کے لیے آمادہ نہ کر پٹے اور ریاست میں کسی طرح کی بھی

## خلاصہ ثمت

میں اقر مدینہ اسلامی تاریخ کا ایک اہم رکن ہے۔ اس کی بدولت مدینہ ایک فلاحی ریاست بننے میں کامیاب ہوا۔ اس معاہدے کے ذریعے سے قریش کے راستے میں بہترین دیوار کھڑی کی گئی اور ان سازشوں کو بڑے اچھے طریقے سے ناکام بنایا گیا۔ شہر مدینہ کو پہلی دفعہ "شہری مملکت" قرار دیا گیا۔ اس ریاست کو ایک مستحکم نظم عطا کیا اور خارجی خطرات سے غصنے کے لیے اقدامات کیے گئے۔ یہ دنیا کی تاریخ کا پہلا

تحریری دستور قرار پایا جس کی رو سے مذہب کے حوالے سے جبر کو ختم کر دیا گیا اور مسائل کو حل کرنے کے لیے مذاکرات کا راستہ اپنایا گیا۔

”یہ تحریری معاہدہ ہے جسکی رو سے حضرت محمدؐ نے آج سے چودہ سو سال قبل ایک سیاسی مطالبہ السنائی معاہدے میں قائم کیا جس سے شرکائے معاہدہ میں سے برائے اور بر فرود کرنے اپنے عقیدے کی آزادی کا حق حاصل ہوا۔ السنائی زندگی کی حرمت قائم ہوئی۔ اموال کے تحفظ کی ضمانت حاصل ہوئی اور کتاب جہم لیر گرفت اور مواخذہ شروع ہوا اور معاہدہ میں کی یہ لیبٹی (سیر مدنیہ) اس میں رہنے والوں کے لیے امن کا گواہ بن گئی۔ غور فرمائیے کہ سیاسی اور مذہبی زندگی کا ارتقا کتنی بلندی پر پہنچ گیا۔“

(محمد حسین عیسیٰ)

overall good answer!!

work on the pointed areas for improvement.



عصر حاضر میں امت مسلمہ کو کون سے مسائل پیش ہیں۔ قرآن و سنت میں ان کا حل تجویز کریں۔

تعارف :-

اسلام کی تبلیغ فتح مکہ کے بعد نہ صرف عرب بلکہ پوری دنیا کی پہنچائی گئی۔

اور امت مسلمہ کا حلقہ پھیلتا پھیلتا پوری دنیا میں پہنچ گیا۔ آج پوری دنیا میں 57

اسلامی ممالک ہیں۔ جس کی آبادی ۱۰۰ اعر ہے۔ گویا دنیا کا ہر پانچواں انسان مسلمان ہے۔

یہ 57 ممالک مختلف پیرائے میں مختلف اور بے شمار وسائل سے مالا مال ہیں۔ مسلمان

ممالک وہ کثیر افرادی قوت کے ممالک ہیں جن کے پاس علمی و ذہنی سرمایہ کی کمی نہیں ہے۔

اسلامی دنیا دوزی پیداوار اور قیمتی معدنیات اور معاشی دولت سے مالا مال ہے۔ بحر اقیانی

لحاظ سے دنیا کے اہم ترین علاقے مسلمانوں کے پاس ہے۔ وہ دنیا کے انتہائی اہم زمینی، سمندری

اور ہوائی راستوں کے ممالک ہیں۔ بلکہ بصورت پاکستان ایسی طاقت بھی ہیں۔

وسائل اور دولت کی ریل پیل کے باوجود دنیا کے مسلمان آج بہت سے مسائل

کا شکار ہیں۔ وہ زوال پذیر ہیں۔ نہ صرف بیرونی خطرات سے سہمے اور ستائے ہوئے ہیں

بلکہ اندرونی انتشار اور تناؤ کا بھی شکار ہیں۔ کیا اسکی وجہ اسلامی تعلیمات کو بھلانا

اور اللہ اور اس کے رسول کی ہدایات پر عمل نہ کرنا ہے؟ بلاشبہ درحقیقت اصل وجہ

صرف اسلام اور قرآن و سنت سے دوری ہی ہے۔ اسلام ایک مکمل منجانبہ حیات ہے۔

جب تک مسلمان اسلامی تعلیمات پر عمل کرتے رہے دنیا پر حکمرانی کرے مگر جسے ہی

ان تعلیمات اور اصول و ضوابط کو فراموش کر کے دنیاوی پیش و پیش و عشرت میں پھرتے ،

توزوال ، ذلت و خواری اور پسماندگی کا شکار ہو گئے۔ بقول اقبال :

وہ زمانے میں محرز <sup>مستحق</sup> مسلمان ہو کر

اور تم خوار ہوئے تارک قرآن ہو کر۔

آج امت مسلمہ بہت سے مسائل کا شکار ہے جو دن بدن بڑھتے جا رہے ہیں۔ یہ

مسائل نہ صرف ان کو مغربی اور دوسرے مذاہب کا پر عمل مناسبتی بلکہ انکی آزادی،

پہچان ، تہذیب و تمدن اور دینی تاریخ کو بھی خطرے میں ڈال رہی۔ لہذا

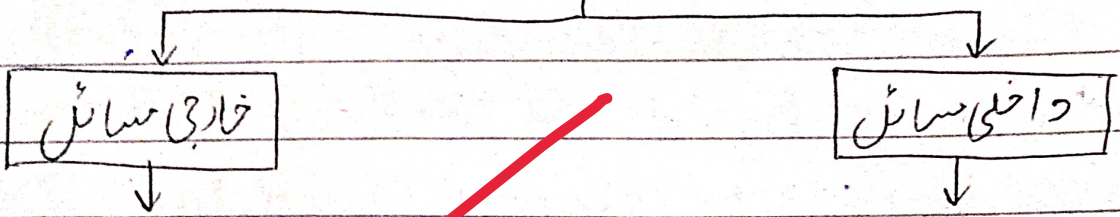
اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ تمام مسلمان ممالک اپنے اجتماعی مسائل کو

پہنچائیں اور متفق ہو کر ان کے حل کو ڈھونڈیں۔

## امت مسلمہ کے عصر حاضر کے مسائل

امت مسلمہ کے مسائل کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

### امت مسلمہ کے مسائل



- |                                       |                                      |
|---------------------------------------|--------------------------------------|
| 1- عسلی فتدان اور جمود                | 1- عسلی تہذیبی و ثقافتی یلغار        |
| 2- مسلم دنیا کے سیاسی اختلافات        | 2- مسائل پر قبضہ کرنے کی مغربی کوشش  |
| 3- انتہا پسندی کا نروج اور فرقہ واریت | 3- مسلم ریاستوں کو منتشر کرنا        |
| 4- تعلیم کی کمی                       | 4- شعائر اسلام کا مذاق               |
| 5- مشرق وسطیٰ کے تنازعات              | 5- اسلامی قوانین میں آنے روز مداخلت  |
| 6- وسائل کی کثرت اور ناقص انتظام      | 6- تعلیم سائنس اور ٹیکنالوجی میں کمی |

## داخلی مسائل

### 1- عسلی فتدان اور جمود

مسلمانوں کے لئے نہ صرف دینی بلکہ شعوری سطح پر بھی مسائل ہیں۔ موجودہ دور میں مسلم امہ شعوری جمود کی وجہ سے بہت حال میں ہے جو کہ سیاسی، سماجی، ثقافتی اور معاشی لحاظ سے بد حالی اور کمزور نظام حکومت کی وجہ سے ہے۔ اس امت کا مقابلہ اس امت مسلمہ سے نہیں کیا جاسکتا جو عقل اور فہم کی پیکر تھی۔ بقول اقبال:

عصر ضل میں کیا کیوں تھے سے کہ وہ ~~عصر~~ <sup>عصر</sup> ~~نیشن~~ <sup>نیشن</sup> کیا تھے

جہاں گیر و جہاں دار و جہاں و جہاں آرا

### 2- مسلم دنیا کے سیاسی اختلافات

مسلمانوں کے مابین جھگڑے واضح طور پر اسلامی تعلیمات کے منافی ہیں۔ مسلم دنیا

آج کل ہٹکی ہوئی ہے اور اشتراک میں مبتلا ہے۔ وہ دنیا میں روٹیاں بونے والی تہذیبوں کا مقابلہ کرنے کے قابل نہیں۔ ایسی جگہوں، برداشت کی کمی، بے بنیاد باتوں پر فساد ان سب عناصر کی وجہ سے امت مسلمہ بستی اور زوال کا شکار ہو رہی ہے۔ حکومتی نظام ناقص ہو چکا ہے جس کے نتیجے میں مسلم اقوام بڑے پیمانے پر پسماندہ، غریب اور ناخواندہ ہیں جو کہ مسلمانوں کی علاج و بہور کے لیے کام کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔

حقیقت خرافات میں کھو گئی  
یہ امت روایات میں کھو گئی

### 3- انتہا پسندی کا خروج اور فرقہ واریت

موجود دنیا میں مسلمانوں کو درپیش اندرونی مسائل میں سے ایک اہم بنیادی مسئلہ انتہا پسندی کا خروج اور فرقہ واریت ہے۔ اسلام کے اصل مضامین میں کوئی سختی نہیں ہے۔ صرف اسکی تشریح کرنے والوں نے اس نظام کو مشکل اور پیرشدد ظاہر کیا ہے۔ اور اسی بنیاد پر اپنی تشریح کو صحیح ثابت کرنے کے لیے فقہوں میں بٹ گئے ہیں۔ سید اور غیر سید کے فرق سے لے کر شیعہ سنی کے فرق تک ایک دوسرے کے خون کے پیرا سے ہو گئے ہیں۔  
یوں تو سید بھی ہیں، مرزا بھی ہیں، افغان بھی ہیں  
تم سبھی کچھ سب سے بڑا تو کیا مسلمان بھی ہو

### 4- تعلیم کی کمی

مسلمان ریاستیں سائنسی علوم میں بالخصوص اور فنی تعلیم میں بالعموم بہت پیچھے ہیں۔ پاکستان جیسا ملک بھی شرح خواندگی میں ابھی تک 60% سے اوپر نہ جاسکا۔ اگرچہ کچھ ممالک میں بڑے پیمانے پر افراد کی شرح 90 فیصد سے زیادہ ہے لیکن وہ بھی سائنس اور ٹیکنالوجی جو دور حاضر کی سب سے بڑی ضرورت ہے اس میں بہت پیچھے ہیں۔ ان کے مقابلے میں یورپ جو کبھی جہالت میں ڈوبا ہوا تھا، ترقی پر ترقی کرتا جا رہا ہے۔ اقبال کہتے ہیں:  
مگر وہ علم کے موتی، کتابیں ایا کی  
جو دیکھیں ان کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سیرا

### 5- مشرق وسطیٰ کے تنازعات

2011ء میں عرب بہار (Arab Spring) کے پھوٹنے اور اس کے نتیجے میں مختلف ممالک میں

مظلوم مضبوط اور جمہوری حکومتوں کو قائم کرنے میں ناکامی کے بعد اب وہ عمائدِ عدم استوکار کا شکار ہیں۔  
عرب بیمار، عرب خنزاں میں بدل چکا ہے۔ لیبیا لوٹ گیا ہے، شام میں خون بہ رہا ہے،  
عراق داعش کی وحشیانہ تسلط میں ہے اور ~~خلیج میں خون ریزی کی ایک داستان~~  
جاری ہے۔

## 6- وسائل کی کثرت اور ناقص انتظام

اگرچہ بہت سارے مسلم ممالک کو اللہ تعالیٰ نے قدرتی وسائل اور بہترین جغرافیائی  
جگہ دی ہے مگر وہ اپنی بے عقلی اور ملاحیتوں کی عدم موجودگی کے باعث ان کا تعمیری  
استعمال کرنے سے غاصر ہیں۔ جس کی وجہ سے ~~معاشرتی پستی~~ کا شکار ہیں۔

## خارجی مسائل

### 1- مغربی تہذیب و ثقافتی یلغار

مغرب اپنی تہذیب و ثقافت کو یوری دنیا بالخصوص مسلمانوں پر نافذ کرنا چاہتی ہے۔ ان  
کو اپنے مفاد میں کامیاب ہونے کے لیے زیادہ محنت کی ضرورت نہیں پڑ رہی کیونکہ مسلم ممالک کے  
نوجوان خود ہی مغربی ثقافت، دین سہیں اور طرز عمل کے مطابق خود کو ڈھال رہے ہیں اور  
مغربی تہذیب سے اس قدر متاثر ہیں کہ اپنی ثقافتی پہچان اور شخصیت کو پس پشت ڈال  
بیٹھیں۔ بقول اقبال

سے اپنی ملت پہ عین اس اقوامِ مغرب سے نہ

خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ یاسمی

### 2- وسائل پر قبضہ کرنے کی مغربی کوشش

مسلمانوں کے وسائل پر قبضہ کرنا اور اپنے وسائل کو آنے والے دنوں کے لیے محفوظ رکھنا مغرب  
کی برسوں سے خواہش رہی ہے۔ اس کی وجہ سے وہ مختلف ممالک میں بیرونی جنگ اور  
اندرونی خانہ جنگی کے تحت گھسنا چاہتے اور ان کے وسائل پر قبضہ کر کے نہ صرف ان کو  
یہ عمال بنانا چاہتے بلکہ اپنی معاشرتی حالت کو بہتر بنانے کے لیے ~~بہتر~~ معاشرتی حالت کو بہتر بنانا چاہتے۔

### 3- مسلم ریاستوں کو منتشر کرنا

مغرب اپنی مختلف ایجنسیوں اور ذرائع ابلاغ کے ذریعے مختلف ممالک میں کام کر رہا ہے جس کا واحد مقصد مسلمان ممالک کو متحد ہونے سے روکنا ہے۔ اسلام جو تمام ممالک کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرتا تاکہ تمام مسلمان ایک دوسرے کی مدد کر سکیں اور اسلام کو تحفظ مل سکے لیکن مغرب مسلم ریاستوں کو منتشر دیکھنے کی سازش رچتا ہے۔ پھر چاہے وہ سعودی، ایران، تنازعات ہوں یا پاکستان افغانستان۔

ساری دنیا کے لیے شمعِ ہدایت ہو تم  
تو فولاد کی لٹاٹ ہو تم

### 4- شعاثر اسلام کا مذاق

رحمت اللعالمین، سرور کونین حضرت محمدؐ جو تمام انسانیت کے رحمت بن کر آئے، ان کے حوالے سے حسن رضا خان صاحب کہتے ہیں:

جس سر پہ رکھنے کو مل جائے نخلِ پاک حضورؐ

تو پھر کہیں گے کہ یاں تاخدا رہے ہی ہیں

مسلمان آپکی عزت و اکبر و پر سب کچھ بچھا اور کرنا یاد دلاتے ہیں۔ لیکن آج نہ صرف شعاثر اسلام کی توہین بلکہ گستاخ رسول اور قرآن بھی مغرب نے اپنا شیوہ بنا لیا ہے۔ خواہ وہ ڈنمارک میں حضورؐ کے توہین آمیز خاکے بنانا ہو، <sup>عمر کا مین</sup> جسے میں قرآن کو جلانا یا گستاخانہ فلم بنانا۔ اسکے ساقہ آئے دن دین اسلام پر مختلف حملے (حرفی طور) اور انکو آزادی اظہار نہ دینا عام ہو چکا ہے۔ ان تمام بیچ حرکات سے نہ صرف پاکستان بلکہ تمام عالم اسلام کے جذبات مخروخ ہوئے ہیں اور وہ شدید کرب میں ہیں۔

### 5- اسلامی قوانین میں آئے روز مداخلت

مغرب آئے دن مختلف ممالک میں بہت ساری ایسی N40s کو فنڈنگ کرتا رہتا ہے جو اسلامی قوانین کے حاتمے یا ان میں ترمیم کے لیے کوشاں رہتی ہیں جیسے قانون توہین رسالت "295C" میں ترمیم کی کئی بار کوششیں کی گئیں ہیں۔ اس مداخلت سے بہت سارے مسلم ممالک میں عوام اور حکومت کے درمیان نفرتیں پیدا ہوتی ہیں۔

## ۶۔ تعلیم سائنس اور ٹیکنالوجی میں کمی

آج دنیا سائنس اور ٹیکنالوجی میں کہاں سے کہاں پہنچ گئی ہے۔ بقول سائنس دان:

چھوڑا نہ بندگی کہیں دامنِ خدائی کا

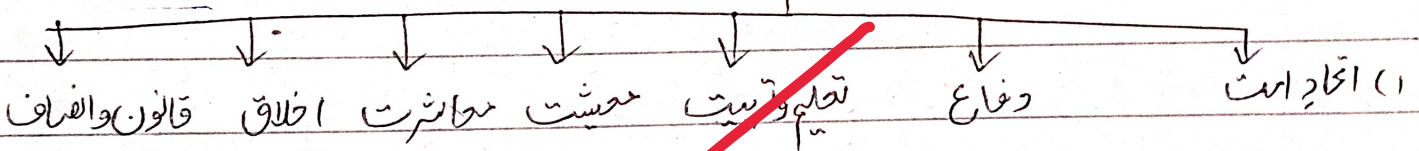
معراج ارتقاء بشر دیکھتا ہوں میں

مگر صد افسوس مسلم دنیا بڑی طرح سائنسی اور ٹیکنالوجی کی ترقی میں پسماندہ ہے۔ ٹیکنالوجی، ملٹری اور آئی ٹی کی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے مسلم دنیا امریکہ، جاپان، جرمنی وغیرہ پر انحصار کرتی ہیں۔ بھارت میں 8500 سے زائد جبکہ امریکہ میں 5000 سے زائد یونیورسٹیاں ہیں۔ پاکستان اور ترکی کی چند یونیورسٹیاں عالمی سطح پر جانی جاتی ہیں جبکہ باقی مسلم ممالک کا حال نڈارد ہے۔

## مسائل کے حل / تجاویز

ان تمام بیرونی اور اندرونی مسائل کو حل کرنے کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات کیے جاسکتے ہیں

عمر حاضر کے مسائل کا حل



## ۱۔ اتحاد امت

قرآن مجید میں اتحاد کے حوالے سے واضح تعلیمات موجود ہیں۔ جس سے اختلاف کی صورت میں شدید توفیر سنائی گئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا

اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں نہ پڑو۔

(ال عمران: 103)

آج کے وقت کی اشد ضرورت یہ ہے کہ تمام مسلم ممالک پھر سے متحد ہو جائیں اور صرف اپنے ملک کے مفاد دیکھنے کے بجائے بطور اسلامی ریاستیں اجتماعی مفاد کو مدنظر رکھیں اور اتفاق سے کام لیں۔

## 2- دفاع

do not use one word headings. they should be elaborate and self explanatory.

دفاع کے حوالے سے چند محاورے مندرجہ ذیل ہیں :-

۔۔ مسلمان ممالک کا مشترکہ دفاع ، نیٹو کی طرز پر ہو۔

۔۔ مسلمان ممالک کا مشترکہ سرمائے سے جدید اسلحہ سازی کے مختلف پلانٹس لگانا جیسے ایٹمی مینارٹل و ٹیکنالوجی

۔۔ مشترکہ فوج جبکہ چیف مختلف ممالک سے تبدیل ہوتا رہے۔

۔۔ مشترکہ فوج کی تربیت خالص اسلامی دنیا سے کی جائے تاکہ وطنیت ، لسانیات اور علاقیت کے بت پاس پاس ہو سکیں۔

## 3- تعلیم و تربیت

۱۔ مسلم معاشرے میں ناخواندگی ختم کرنے کے لیے مشترکہ کوشش کرنا

۲۔ دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ ضروری دینی تعلیم کا بندوبست کرنا

۳۔ مشترکہ سرمائے سے سائنس و ٹیکنالوجی کے حوالے سے یونیورسٹیاں بنانا

۴۔ اسلامی جامعات کا قیام جہاں پر دینی تعلیم جدید خطوط پر فراہم کی جائے۔

۵۔ غیر مسلم اسکالرز کی طرف سے اسلام پر ہونے والی اعتراضات کے لیے ادارے بنانا۔

## 4- معیشت

۱۔ مسلم ممالک خود انحصاری کی پالیسی اپنائیں اور بیوروکریسی کے چنگل سے اپنے آپ کو آزاد کروائیں۔

write in paragraphs form

۲۔ مشترکہ کرنسی بنانا جیسے یورپ کی کرنسی یورو وغیرہ۔

add references/examples against your arguments.

۳۔ مشترکہ ملٹی نیشنل کمپنیاں بنانا۔

۴۔ سود کامل کو خاتمہ کرنا اور معیشت کو نظام زکوٰۃ عشر پر استوار کرنا۔

۵۔ تجارت کے حوالے سے باہمی پابندیاں ختم کرنا۔

## 5- معاشرت

۱۔ اسلامی اقدار کو فروغ دینے کی کوشش کرنا

۲۔ خاندانی نظام کو محفوظ کرنا۔ جنسی تشدد اور بے راہ روی ختم کرنا

۳۔ حجاب کو فروغ دینا

۵۔ اخلاق اور اہمیت کے ذریعے اخلاق بتا کر فلیس، ڈرامے اور دیگر چیزیں بند کرنا۔

۶۔ ائمہ کو اعلیٰ اخلاقی اصولوں کا پاس دار بنانا

۷۔ جھوٹ، بغض، عصبیت، حسد جیسے لمبے اخلاق کے خاتمے کے لیے اجتماعی کوشش کرنا

۸۔ دین، قرآن اور سنتِ رسولؐ پر عمل کرانے کے حوالے سے دعوت و اصلاح کے ادارے بنانا۔

## ۹۔ قانون و ثقافت

۱۰۔ مسلم ممالک کی مشترک مجلس فقہ و اجتہاد بنانا۔

۱۱۔ مسلم ممالک کی مشترکہ پارلیمانی یونین اور مشترکہ چیف جسٹس کمیٹی بنانا تاکہ ایک دوسرے کے تجربات سے فائدہ اٹھا جاسکے۔

۱۲۔ اسلامی قانون کی تدوین کے لیے مسلمان فقہاء پر مشتمل ایک ادارہ بنانا۔

## خلاصہ بحث

درج بالا بحث سے ثابت ہوتا ہے کہ عالم اسلام کو اس وقت جیتنے پر مبنی

وانڈرونی چیلنج کا سامنا ہے ان کا مقابلہ کوئی ایک فرد، جماعت یا ملک نہیں کر سکتا۔

بلکہ مسلمان حکمران، اہل علم، ذرائع ابلاغ کے غائبانہ، سائنس دان، سوشل اور سیاسی مفکرین اور مغرب میں بستے والے مسلمان اسکا لہر مل کر الیٹ لائٹ عمل سرایت کریں جس سے امت اجتماعی زوال سے نکل کر عروج آشنا ہو سکے۔

الغرض یہ کہ بلاشبہ مسلمانوں کو اپنی زندگیاں اسلام کے مطابق ڈھالی جائیں۔ اسلامی

معاشرے میں اسلامی ضابطہ حیات پورے طور پر لاگو کرنے کی اس قدر ضرورت ہے کہ آج کل

امت مسلمہ زوال کا شکار اور بے پناہ مساکین سے ٹھکی ہوئی ہے تو اسلی وجہ سے ایمان

کی کمزوری ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم پھر سے اپنی اسلامی تعلیمات و روایات کو بروئے

کار لائیں تاکہ اپنے اباؤ اجداد کی طرح اپنا گھویا بیوی و قرار اور مقام والیں پاسکیں۔ بلاشبہ

اللہ کی نصرت کا وعدہ ایمان کی مہنوی کے ساتھ مندرج ہے۔  
 انتم الا علون ان کنتم مومنین  
 تم تم غالب رہو گے اگر تم مومن ہو۔